مطلعِ اسلام پر بداعتمادی کے بادل

بدلے یک رنگی کے یہ ناآشنائی ہے غضب
ایک ہی خرمن کے دانوں میں جدائی ہے غضب

مسلمان، بھائی بھائی تھے۔ انہیں یہ شرف قرآن عزیز نے عطا فرمایا تھا۔ مگر ان کی مت ماری گئی تارک قرآن ہونے کی یہی سزا ہونا تھی۔ یہ جرم سنگین تھا۔ قرآن مسلمانوں کو جوڑتا ہے اور مسلمان، مسلمانوں سے ٹوٹتے جارہے ہیں، جس رشتہ کو جوڑنے کا حکم تھا اسے قطع کرتے ہیں اور زمین میں فساد کر کے خسارہ پانے والوں میں داخل ہوتے ہیں۔ جہاد کفر کے خلاف تھا اس کی غلط توجیہ کرتے، مسلمان کا خون پیتے اور غازی یا شہید کہلاتے ہیں۔ ہم امریکہ کو کیا کوسیں، اس نے ہماری جوتیاں، ہماری چندیا پر ماردی ہیں۔ یہ ہماری نادانی، امریکہ کی چالاکی اور اسرائیل کی چاندی ہے۔

لے گئے تثلیث کے فرزند میراث خلیل
خشت بنیاد کلیسا بن گئی خاک حجاز

روئے زمین کے اہل کلیسا، نیٹو کے جھنڈے تلے جمع ہو کر نغمہ اخوت گا رہے ہیں۔ تین خداؤں کے پجاری ملتِ واحدہ ہو گئے اور ایک اللہ کے پجاری مسلکوں، مذہبوں اور گروہوں میں بٹ کر اپنی کثرت کے باوجود ''ھباءً منثورًا'' ہو کر رہ گئے۔

یہ سزا ہے عقیدہ توحید میں گڑبڑ کرنے کی، توحید باری تعالیٰ کا عقیدہ ہماری ملی وحدت کی ضمانت تھا۔ جب ہم نے اسے ضعیف کیا تو خود دنیا میں ضعیف ہو گئے۔ ورنہ یہ نوبت نہ آتی کہ ایران، سعودی عرب کا سفارتخانہ جلاتا اور سعودی عرب کو ایران سے سفارتی تعلقات منقطع نہ کرنے پڑتے جبکہ ایران میں ہزاروں اہل سنت سے وابستہ علماء اور مسلمانوں کو پھانسی کے پھندے پر لٹکایا گیا تو سعودی عرب بشمول عالم اسلام کے کسی ملک نے احتجاج نہ کیا کہ یہ اس کا اندرونی مسئلہ ہے۔ سفارتی تعلقات کو سیاست کی زبان میں سلام دعا کہتے ہیں۔ یہ کیا طرز مسلمانی ہے، اتنی سلام دعا بھی نہیں رکھتے، جتنی عیسائیوں اور ہندوؤں سے رکھتے ہیں۔

انڈیا سے ایران کی دوستی مگر سعودی عرب سے ایران کی دُوری ہماری اخوت اسلامی پر سوالیہ نشان

ہے۔ ہماری او۔ آئی۔ سی ایک ایسا مردہ گھوڑا ہے جسے اٹھاتا بھی کوئی نہیں۔ شام جل گیا۔ عراق مٹ گیا۔ لیبیا پیوند زمیں ہوگیا۔ کشمیر کو انڈیا کھا گیا۔ افغانستان کو پوری عیسائی دنیا نے مل کر تباہ کر کے رکھ دیا۔ ہمیں دوسروں کو کیا کہنا کیونکہ بے حمیت مشرف نے، اہل پاکستان کی رضا کے الٹ، امریکہ کو اپنے سٹرٹیجک وسائل دے کر پاکستان کا چہرہ سیاہ کر دیا۔

بلاشبہ سعودی گورنمنٹ نے جہاں دیگر ۴۶ دہشت گردوں کا سر قلم کیا، ان میں شدت پسند باغی شیعہ شیخ النمر کو بھی دہشت گردی کے جرم میں سزائے موت دی مگر یہ جدید سیاسی اصطلاح میں اس کا اندرونی معاملہ تھا۔ مگر تہران میں اس کے بعد سعودی سفارتخانہ جلا دیا گیا جو سراسر سفارتی اصولوں اور اخلاق وضوابط کے خلاف ہے۔ ایران کے اس غلط رویے کی بنا پر سعودی عرب اور دیگر کئی اسلامی وعرب ممالک نے ایران سے سفارتی تعلقات منقطع کر لئے۔ سعودی عرب، پاکستان اور دیگر تمام اسلامی ممالک نے کبھی کسی دوسرے ملک کے داخلی معاملات میں مداخلت نہیں کی۔ حالانکہ ایران میں اب تک ہزاروں اہل سنت علماء کرام کو پھانسی کے پھندے پر لٹکا کر شہید کیا جا چکا ہے۔

ایران مسلم امہ کا ایک رکن ہے جس کا قبلہ بھی مسجد حرام ہے جس کے متولی اور خادم شاہ سلمان بن عبدالعزیز آل سعود ہیں۔ اگر عیسائی دنیا، اوباما کو اپنا لیڈر مان کر، اسلام کے مقابلے میں متحدہ محاذ قائم کر سکتے ہیں تو مسلمان ایسا کیوں نہیں کر سکتے۔ ایرانی شیعہ ہوں یا پاکستانی شیعہ، دونوں پہلے مسلمان پھر کچھ اور ہیں۔ ہمارے علامہ اقبالؒ تو ایران کو امہ کا جینوا بنانے کا نظریہ دے گئے ہیں جب وہ یہ نظریہ پیش کر رہے تھے تو تہران کو شیعہ کا نہیں بلکہ امہ کا ہیڈکوارٹر بنانے کی بات کر رہے تھے۔ صدر حسن روحانی، اسلام کی آفاقیت اور عالم گیریت پر نظر رکھیں، ملتِ ابراہیمی کے لیڈر بنیں، تو شیعہ ہونا، ثانوی حیثیت اختیار کر لے گا۔

بانی پاکستان محمد علی جناحؒ سے کسی نے پوچھا تھا: ''آپ سنی ہیں یہ شیعہ؟'' تو اُن کا جواب مسلکی مسلمانوں کیلئے سبق آموز تھا کہ: پہلے بتایا جائے کہ ہمارے نبی کریم ﷺ سنی تھے یا شیعہ؟''

سرزمین حجاز پاک اور خادم حرمین شریفین کی گورنمنٹ کا تحفظ مسلمانانِ عالم کا دینی فریضہ ہے ۔

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کیلئے
نیل کے ساحل سے تابخاک کاشغر